کراچی کے نوعمر محنت کش بچے اور بچیاں: ایک جائزہ

عنوان کتاب	:	کراچی کے نوعمر محنت کش بچے اور بچیاں: ایک جائزہ
مضمون	:	تحقیق
مصنفہ	:	پروفیسر ڈاکٹر نسرین اسلم شاہ
ناشر	:	سینٹر آف ایکسیلینس فار ویمنز اسٹڈیز، جامعہ کراچی اور انجمن ترقی نسواں
صفحات	:	۱۵۳
قیمت	:	۱۵۰
اشاعت	:	۲۰۱۱ء

زیر تبصرہ کتاب ''کراچی کے نوعمر محنت کش بچے اور بچیاں: ایک جائزہ'' میریٹوریس پروفیسر ڈاکٹر نسرین اسلم شاہ، ڈائریکٹر سینٹر آف ایکسیلینس فار ویمنز اسٹڈیز و چیئرپرسن، شعبہ سماجی بہبود، جامعہ کراچی کی ایک اہم تحقیقاتی کاوش ہے جو ہمارے معاشرے کے ایک اہم اور سنگین نوعیت کے مسئلے ''بچہ مزدوری'' کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ تحقیقاتی مطالعہ مختلف عالمانہ تحقیقات کو بھی مختصر لیکن جامع انداز میں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جن کی بنیاد پر یہ پاکستان اور کراچی میں خاص طور پر بچہ مزدوری کی وجوہات جن میں غربت، تعلیم کی عدم رسائی، سماجی حمایت اور تجارتی فائدہ اور مقابلے کا رجحان شامل ہیں اور مختلف اقسام کے کام جن میں زیرزمین کانوں میں مزدوری، آتش بازی اور دھماکہ خیز مواد کی تیاری اور فروخت، پتھر توڑنا، سینما، منی سینما اور سائبر کیفے میں کام اور قالین بافی وغیرہ شامل ہیں کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ اس کتاب میں ۵۰۰ بچوں سے حاصل کردہ معطیات کو شامل کیا گیا ہے جو کہ ان کے مسائل کی جامع اور کیفیتی صورت حال کو بیان کرتا ہے۔ یہ کتاب ایک اہم سماجی مسئلے گھریلو بچہ مزدوری کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔ پاکستان میں گھریلو بچہ مزدوری میں بچیوں کی تعداد بہت زیادہ نظر آتی ہے۔ عموماً یہ بچیاں دن رات کے لئے کام پر رکھی جاتی ہیں لیکن ان کے کام کی مزدوری بے حد قلیل ہوتی ہے تاہم ان گھریلو بچہ مزدوروں پر تحقیقات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کراچی کے نوعمر محنت کش بچے اور بچیاں: ایک جائزہ ان گھریلو بچہ مزدوروں کے جسمانی اور ذہنی استحصال کا بغور عالمانہ اور تحقیقاتی جائزہ لیتی ہے

اور مختلف مسائل جن کا یہ گھریلو بچہ مزدور شکار ہیں طویل اوقات، سہولیات کی کمی، عدم تحفظ، جسمانی تھکن، احساسِ کمتری اور کئی نفسیاتی مسائل کی نشاندہی کرتی ہے۔ زراعت کے شعبے میں بچہ مزدوروں کے حالات کا بھی بغور جائزہ لیا گیا ہے عالمی طور پر زراعت بچوں کا سب سے بڑا روزگار ہے جس میں ہر ۸ میں سے ایک بچہ بیماری یا حادثے کا شکار ہے۔
حاصل کردہ مواد سے یہ نتائج بھی سامنے آتے ہیں کہ یہ بچے درحقیقت عمر میں تو کم ہیں لیکن بالغ اور باشعور افراد کی طرح سوچتے ہیں، اپنے مستقبل اور حالات کو بدلنے کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کے لئے جدوجہد بھی کر رہے ہیں جیسا کہ اس کتاب کے تجزیاتی جائزے میں ڈاکٹر نسرین اسلم شاہ لکھتی ہیں کہ

> ''مشکل حالات اور تمام تر استحصال کے باوجود یہ بچے مایوس نظر نہیں آتے جیسا کہ اس تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ جواب دہندگان کی اکثریت اپنے مستقبل کو اچھا دیکھنا چاہتی ہے یہ بچے اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور وہ تمام آسائشیں حاصل کرنے کے لئے جس سے یہ محروم ہیں بڑا آدمی بننا چاہتے ہیں تاہم کس طرح یہ اپنی خواہشات کو پورا کرسکیں گے اس سوال پر یہ بچے خاموش ہوجاتے ہیں۔ یہ بچے کس طرح ایک خوابی دنیا میں رہتے ہیں اس کا اندازہ ایک بچے کی اس گفتگو سے اچھی طرح ہوتا ہے کہ جب اُس نے ہمیں یہ بتایا کہ وہ بڑے ہوکر ''شاہ رخ خان'' بننا چاہتا ہے۔

یہ کتاب حکومت، غیر سرکاری تنظیموں اور ترقیاتی شعبوں کے لئے بے حد فائدہ مند ہے اس کی بنیاد پر بچہ مزدوری کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے ٹھوس بنیادوں پر حکمت عملی تشکیل دی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر نسرین اسلم شاہ نے بچہ مزدوری کے تدارک کے لئے حل کچھ یوں تجویز کیا ہے

''اس مسئلے کو حتمی طور پر ختم کرنے کے لئے نہ صرف حکومتی اداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور معاشرتی اداروں کے نمائندوں کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ عام شہریوں میں یہ احساس بیدار ہو کہ بچے کسی کے بھی ہوں آخر بچے ہیں اور وہ محض کسی قوم کا مستقبل نہیں بلکہ اس کی بنیاد ہیں باہمی تعاون سے ہی اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔''

ڈاکٹر علیہ علی بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر، سینٹر آف ایکسیلینس فار ویمنز اسٹڈیز، جامعہ کراچی میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔